اس کے لیے ہمیں صبر سے انتظار کرنا چاہیے۔ ہمیں یہ امید رکھنی چاہیے کہ وہاں امن، اعتماد اور انصاف کی فضا ضرور بحال ہوگی۔ تاہم انہوں نے مزید کہا کہ عراقی جارحیت سے لگے ہوئے زخموں کے مندمل ہونے میں کچھ وقت لگے گا۔

جناب مکالیف کو توقع ہے کہ کویت اور عراق کے مابین مسائل کا حل پُرخلوص تعمیری مکالمے سے تلاش کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان کے آخر میں کہا کہ جہاں تک چرچ کا تعلق ہے "ہمیں مقدس باپ کی پیروی میں منصفانہ امن کے لیے کام جاری رکھنا چاہیے اور مقدس تعلیمات میں ودیعت کردہ اپنے خداوند کی ہدایات کے مطابق ہمیں برادرانہ بقائے باہمی کی عیسائی اقدار کو روشناس کرانا چاہیے۔" (رپورٹ: انٹرنیشنل فائیڈز سروس)

عراق: "اقتصادی پابندیوں کے اثرات" - کیتھولک ریلیف سروس کی نظر میں

کیتھولک ہفت روزہ "یونیورس" نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں اس بارے میں رپورٹ شائع کی ہے کہ عراق میں کیتھولک راہبائیں کیسے کام کررہی ہیں۔ رپورٹ میں Fanciscan Missionaries of the Divine Motherhood (مقدس مادریت کی فرانسسکن مشنریز) کی ایک رکن، سسٹر بی۔ کینیڈی کا تذکرہ خصوصی طور پر کیا گیا ہے۔ اس نے حالیہ مہینوں میں تین بار عراق کا دورہ کیا۔ مذکورہ راہبہ اور ان کی طرح دوسری راہباؤں کی سرپرستی فلسطین کے لیے پاپائی مشن (Pontifical Mission for Palestine) کیتھولک ریلیف سروس، "مقدس مادریت کی فرانسسکن مشنریز" اور ایک جاپانی کنسورشیم کی طرف سے کی جارہی ہے۔ ذیل میں ہم ان سات نکات کو شائع کررہے ہیں جو کیتھولک ریلیف سروس کے نقطۂ نظر سے ملک کے لیے گہرے اثرات کے حامل ہیں۔ یہ وہ شعبے ہیں جن میں شاید کیتھولک ریلیف سروس اور کیتھولک راہبائیں سمجھتی ہیں کہ وہ اس معاشرے میں لوگوں کی خدمت کرسکتی ہیں۔

- عراق کے خلاف اقتصادی پابندیوں نے اندرون ملک بنیادی اشیائے خوراک اور ادویات کی قلت پیدا کردی ہے۔
- جنگ اور خانہ جنگی سے ملک کا بنیادی ڈھانچہ تقریباً تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔
- توانائی کے بغیر پانی کی صفائی اور پینے کے پانی کی تقسیم ممکن نہیں ہے۔

— معدے اور انتڑیوں کی بیماریاں تیزی سے عام ہو رہی ہیں۔ اور ملک کے جنوبی حصے میں وبائی ہیضہ برق رفتاری سے پھیل رہا ہے۔

— تیل اور بجلی کے بغیر نہ تو ٹرانسپورٹ ہے۔ نہ مواصلات کا نظام ہی اور شاید نہ کسی زرعی پیداوار کا امکان ہو سکتا ہے۔

— سب سے زیادہ ضرورت مند جنوبی عراق کا علاقہ ہے۔

— حالیہ بین الاقوامی کوششیں بغداد، شمالی علاقوں میں جہاں کُرد پناہ گزینوں کا جمگھٹا ہے اور جنوب میں کربلا، نجف اور بصرہ تک محدود ہیں۔

افریقہ

رومن کیتھولک مذہبی اداروں میں ترقی کے آثار

افریقہ میں مشنری اداروں اور مذہبی رہنمائی کا منصب اختیار کرنے کے رجحان میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اطلاعات کے مطابق افریقہ میں چرچ کی "داعیانہ اور مشنری بارآوری کے آثار بڑھے ہیں اور مشنری اداروں کے ارکان کی تعداد میں نہ صرف مسلسل اضافہ ہو رہا ہے بلکہ ان میں پختگی بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے آپ کو بطور مشنری پیش کر رہے ہیں۔"

کمبونین مشنری (Combonian Missionary) زولی کے جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق اس وقت افریقہ میں نیابتی حقوق کے مذہبی اداروں کی تعداد 131 ہے جبکہ پاپائی حقوق کے تین للہ سنی ادارے موجود ہیں۔ جناب زولی اس کمیشن کے سیکریٹری ہیں جو congregation for the Evangelization of Peoples کے زیر اہتمام کام کرنے والے مذہبی اداروں اور دینیاتی مدارس کے قوانین اور ضوابط کا جائزہ لینے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔ ان اداروں میں سے 110 خواتین کے لیے اور 21 مردوں کے لیے ہیں۔ ملکوں کے لحاظ سے ان کی تقسیم اگلے صفحے پر دیے گئے گوشوارے سے واضح ہے۔ [گوشوارے میں اداروں کو مردوں کے لیے، عورتوں کے لیے اور سیکولر کے تحت درج کیا گیا ہے۔ آخر الذکر سے مراد ایسے ادارے ہیں جن پر مرد اور عورتیں ہر دو شامل ہو سکتے ہیں۔]